بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقاصدِ بعثت

( دعوت ـ تعلیم ـ تزکیہ )

جمع و ترتیب

شیخ الحدیث حضرت مولانا

## فضل الرحمن اعظمی

دامت برکاتہم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشر

مدرسہ دعوۃ الحق دارالیتامیٰ والمساکین 9362 آزادول 1750 جنوبی افریقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تفسیر

قوله تعالی

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِنْ اَنْفُسِهِمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ج
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ. (آل عمران ١٦٤)

جمع و ترتیب

شیخ الحدیث حضرت مولانا

## فضل الرحمن اعظمی

دامت برکاتہم

ناشر

مدرسہ دعوۃ الحق دار الیتامی والمساکین 9362 آزادول 1750 جنوبی افریقہ

Tel: +27 (0)11 413 2854 Fax: - 413 3634 enquries@dawatulhaq.co.za

بسم الله الرحمن الرحيم

# تفسیر

قوله تعالى

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ ج وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ . (آل عمران ١٦٤)

اسی مضمون کی آیت سورۂ جمعہ میں بھی ہے:

هُوَ الَّذِى بَعَثَ فِى الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلاً مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ ج وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ . (الجمعه ٢)

قال الآلوسیؒ فی روح المعانی ٣٨٦/١ فی تفسیرِ قولِه تعالى : رَبَّنَا و ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ج اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ . (البقره ١٢٩)

( يَتْلُوعَلَيْهِمْ آيَاتِكَ ) ای يَقرأُ عليهم ما تُوحی اليه من العلامات الدالّة على التوحيد و النبوة وغيرهما ، وقيل خبرَ من مضى و من يأتى الى يوم القيامةِ ...

( وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَاب ) بأن يُفَهِّمَهُم الفاظه و يُبَيِّنَ لهم كيفيّةَ أدائه و يُوقِفَهم على حقائقِه و أسرارِه ...

(وَ الْحِكْمَةَ) أی وضع الأشیاء مواضعها، أو ما یُزیل من القلوبِ وهج حب الدنیا، أو الفقه فی الدین، أو السنة المُبَیِّنَةَ للکتاب الی آخرِه ...

(و یُزَكِّیهِم) أی یُطَهِّرُهم من أرجاس الشرکِ و أنجاس الشک وقاذوراتِ المعاصی و هو اشارة الی التخلیةِ کما أن التعلیمَ اشارة الی التحلیةِ، و لعلَّ تقدیمَ الثانی علی الأول لشرافتِه . ا ھ (روح المعانی ۳۸۷/۱)

اوپر کی دونوں آیات یعنی آل عمران اور جمعہ کی انہی الفاظ کے ساتھ ہیں، صرف یزکیھم کی تقدیم وتاخیر کا فرق ہے، اسلئے ان کی تفسیر اسی طرز پر کی جائیگی.

اللہ تعالی نے ابراہیم واسماعیل علیہما الصلوۃ والسلام کی دعا قبول فرمائی اور ایک مدت کے بعد ایسا رسول مبعوث فرمایا جن میں وہ تینوں صفات پائی جاتی ہیں، اللہ تعالی نے تین جگہوں پر اس رسول ﷺ کی یہی شان قرآن پاک میں بیان فرمائی، ایک سورۂ بقرہ ہی میں :

کما أرسلنَا فیکم رَسُوْلاً مِنكُمْ یَتلُوعَلَیکُمْ آیاتِنَا وَ یُزَكِّیكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ و یُعَلِّمُکم ما لَم تکُونُوا تعلَمُونَ . (البقرہ ۱۵۱)

۲۔ پھر آل عمران میں ۳۔اس کے بعد سورۂ جمعہ میں، اور ان تینوں جگہوں پر ترتیب ایک ہی ہے پہلے تلاوت آیات، دوسرے تزکیہ، تیسرے تعلیم کتاب وحکمت، اور دعا والی آیت میں ترتیب یہ ہے پہلے تلاوت آیات، دوسرے تعلیم کتاب وحکمت، تیسرے تزکیہ .

# ان تینوں کاموں کی شرح

پہلا کام (تلاوت آیات) اس کا مطلب علامہ آلوسی بغدادیؒ یہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ ﷺ پر جو آیات توحید ورسالت وغیرہ (مثلاً آخرت کے) مضامین کی نازل فرماتے ہیں ان کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر تلاوت فرما کر ان کی تبلیغ کرتے ہیں.

حکیم الامت حضرت تھانویؒ بیان القرآن میں آل عمران کی تفسیر کرنے کے بعد مسائل السلوک میں تحریر فرماتے ہیں: قولہ تعالیٰ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ : مجموع آیات میں ایک تو علم اسرار کا اثبات ہے، اور نیز بعض طرقِ سلوک کی تعلیم ہے جیسا کہ روح میں ہے کہ تلاوت سے مراد آیاتِ توحید و رسالت کی تبلیغ ہے اور تزکیہ سے مراد کلمہ طیبہ کی طرف بلانا ہے جو توحید و رسالت پر دال ہے (کہ وہ سبب ہے شرک سے پاک ہونے کا)، اور تعلیمِ کتاب سے مراد الفاظِ قرآن کی تعلیم ہے، اور تعلیمِ حکمت سے مراد اسرارِ قرآنیہ پر واقف بنانا ہے، پس اول تلاوت ہے کیونکہ وہ تمہید ہے، پھر تزکیہ جس کے ساتھ سب سے اول مؤمن موصوف ہوتا ہے، پھر تعلیم جس کی حاجت بعد ایمان کے ہوگی، پس اس سے تخلیہ کی (تزکیہ اس کی ایک فرد ہے) تقدیم تحلیہ پر (کہ تعلیم اس کی ایک فرد ہے) مفہوم ہوئی، اب رہ گئی یہ بات کہ آیتِ بقرہ میں تزکیہ پر تعلیم کو کیوں مقدم فرمادیا تو شاید اس میں تنبیہ ہو تحلیہ کے شرف پر. اھ (روح المعانی کی بات ختم ہوئی)

احقر کہتا ہے کہ ممکن ہے اس میں اشارہ اس طرف ہو کہ گاہے کسی مقتضی کے سبب تحلیہ کو تخلیہ پر مقدم کردیا جاتا ہے اور قوم میں دونوں طریقے معمول بہ ہیں. (بیان القرآن ۱/۲۹۲ آل عمران ۱۶۴)

حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ نے اجتماع چاند پور ضلع بجنور (منعقدہ ۱۵ ر شعبان ۱۳۹۵ھ) میں علماء وخواص کی ایک مجلس میں ... دعوت، تزکیہ اور تعلیم کے عنوان پر فرمایا: اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے: هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ یعنی اللہ پاک نے حضور اکرم ﷺ تین چیزیں دے کر بھیجا ہے (۱) دعوت (۲) تزکیہ (۳) تعلیم، دعوت اصل ہے اسلئے کہ اس کے کرنے سے بقیہ دونوں وجود میں آئیں گے، حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں اس دعوت کے ذریعہ تعلیم و تزکیہ سب زندہ ہوتے تھے، اسلئے آج بھی اس دعوت کی محنت کی ضرورت ہے. (دعوت کی بصیرت اور اس کا فہم وادراک ص ۲۷و۲۸ مولفہ مولانا محمد شاہد صاحب)

علامہ آلوسی بغدادیؒ، حضرت حکیم الامت تھانویؒ اور حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ پیغمبر ﷺ کا پہلا کام **دعوت تھا**، قرآن کی آیات تلاوت فرما کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو صاحب زبان تھے — آیاتِ توحید و رسالت اور معاد کو بآسانی سمجھ لیتے تھے — کلمہ توحید اور اسلام کی طرف

دعوت دیتے تھے .

اور اس دعوت کے ذریعہ ان کا دل کفر و شرک کی گندگی اور شک و ریب کی بیماری نیز تمام پرانی برائیوں اور معاصی سے پاک ہوجاتا تھا، یہ ہوا **تزکیہ** جو دوسرا کام تھا۔

پھر کتاب اللہ کی ہر طرح کی لفظی و معنوی تعلیم سے نیز احادیثِ مبارکہ کے ذریعہ اس کی تفصیل بتا کر پوری شریعت اور سنت سے ان کو آراستہ و پیراستہ کردیتے تھے جس کے نتیجہ میں صحابۂ کرام ہر طرح کی خوبیوں سے آراستہ اور ہر طرح کی خرابیوں سے منزہ ہوجاتے تھے .

تعلیمِ کتاب ہی میں الفاظ سمجھانا اور کیفیتِ ادا کو بتانا بھی داخل ہے، اور تعلیمِ حکمت میں آیاتِ احکام کی تفصیلات اور کتاب اللہ کے اسرار و حِکَم سب داخل ہیں جیسا کہ آلوسیؒ کی عبارت سے ظاہر ہے .

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے ( **وللناس فیما یعشقون مذاهب** ) :

"خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی چار شانیں بیان کی گئیں :

۱۔ تلاوتِ آیات (اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا) جنکے ظاہری معنی وہ لوگ اہلِ زبان ہونیکی وجہ سے سمجھ لیتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے .

۲۔ تزکیۂ نفوس (نفسانی آلائشوں اور تمام مراتب شرک و معصیت سے ان کو پاک کرنا اور دلوں کو مانجھ کر صیقل بنانا) یہ چیزیں آیات اللہ کے عام مضامین پر عمل کرنے، حضور ﷺ کی صحبت اور قلبی توجہ و تصرف سے باذن اللہ حاصل ہوتی تھی .

۳۔ تعلیمِ کتاب (کتاب اللہ کی مراد بتلانا) اسکی ضرورت خاص خاص مواقع میں پیش آتی تھی، مثلاً ایک لفظ کے کچھ معنی عام تبادر اور محاورہ کے لحاظ سے سمجھ کر صحابہ کو کوئی اشکال پیش آیا اس وقت آپ کتاب اللہ کی اصلی مراد جو قرائنِ مقام سے متعین ہوتی تھی بیان فرما کر شبہات کا ازالہ فرمادیتے ، جیسے **اَلَّذِیۡنَ آمَنُوا وَ لَمۡ یَلۡبِسُوۤا اِیمَانَھُم بِظُلۡم** الخ اور دوسرے مقامات میں ہوا .

۴۔ تعلیمِ حکمت (حکمت کی گہری باتیں سکھلانا) اور قرآن کریم کے غامض اسرار و لطائف اور شریعت کے دقیق و عمیق عِلَل پر مطلع کرنا، خواہ تصریحاً یا اشارۃً، آپ نے خدا کی توفیق و اعانت سے علم و عمل کے ان اعلی

مراتب پر اس درماندہ قوم کو فائز کیا جو صدیوں سے انتہائی جہل وحیرت اور صریح گمراہی میں غرق تھی، آپ کی چندروزہ تعلیم وصحبت سے وہ ساری دنیا کے لئے ہادی ومعلم بن گئی، لہذا انہیں چاہئے کہ اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر پہچانیں اور کبھی بھولے سے ایسی حرکت نہ کریں جس سے آپ کا دل متالم ہو۔ (فوائدِ شبیریہ آل عمران)

**تنبیہ:** ان تمام آیات میں آپ ﷺ کا پہلا کام تلاوتِ آیات (دعوت) بتایا گیا ہے، بخاری شریف میں مذکور ہے کہ سب سے پہلی وحی آنحضرت ﷺ پر غارحراء میں جو نازل ہوئی وہ سورۂ علق (اقرأ) کی پانچ آیتیں ہیں، ان میں اللہ تعالی کا تعارف ہے کہ خالق ہیں، بندھے ہوئے خون سے انسان کو پیدا فرمایا، پالنے والے ہیں، ضرورت کی ساری چیزیں پہنچا کر ہر مخلوق کو اس کی انتہاء تک پہونچاتے ہیں، بہت کریم ہیں، قلم سے انسان کو علم سکھایا، انسان کو جو کچھ معلوم نہیں تھا اس کا علم دیا، اس رب کے نام سے پڑھیے۔

اس کے بعد ایک مدت تک وحی بند رہی، پھر سورۂ مدثر کی آیات نازل ہوئیں جن میں آپ کو دعوت کا حکم مل گیا کہ **قم فانذر و ربک فکبر** کھڑے ہو کر لوگوں کو ڈرایئے، اور اپنے پالنے والے کی بڑائی بیان کیجئے (یعنی جس رب کا آپ کو تعارف حاصل ہو چکا ہے اس کا لوگوں کو تعارف کرایئے)۔ (بخاری شریف ٣)

اس کے بعد قرآن نازل ہوتا رہا، دس بارہ سال تک صرف توحید ورسالت اور معاد کی آیات نازل ہوتی رہیں، آنحضرت ﷺ ان کی تلاوت فرما کر لوگوں کو دعوت دیتے رہے **فذکر بالقرآن من یخاف وعید**، اور لوگوں کا ایمان بناتے رہے، شرک اور شک سے دلوں کو پاک کرتے رہے، فاسد اعتقادات جو مشرکین اور اہلِ کتاب اختیار کئے ہوئے تھے اس سے تزکیہ کرتے رہے۔ (دیکھئے روح ۱۱۳/۴)

پھر جب احکام کی آیات نازل ہوئیں تو اس کی تفصیل بیان بھی فرمائی اور عملاً کر کے بھی بتایا، اور جو قرآن نازل ہوتا اس کے الفاظ، معانی، مطالب، اسرار وحِکَم صحابۂ کرام کو سکھاتے اور بتاتے رہے، اس طرح ان کو علم وفہم سے آراستہ کرتے رہے۔

تزکیہ کا ایک درجہ تو وہ تھا جو تلاوتِ آیات اور دعوت ہی سے حاصل ہو جاتا تھا، اللہ تعالی کی صفات کا یقین، رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر کامیابی منحصر ہونے کا پختہ اعتقاد، آخرت کا استحضار، جنت اور جہنم پر پورا یقین، اللہ کے سوا کوئی نفع ونقصان، موت وحیات کا مالک نہیں، زندگی اصل میں آخرت کی زندگی ہے، دنیا

مسافر خانہ ہے وغیرہ عقائد پختہ ہوجاتے تھے، دل شرک وشک اور فاسد عقائد سے پاک ہوجاتے تھے، اسلئے اسلام لانے پر جو مصائب کے پہاڑ توڑے جاتے تھے اس کو برداشت کرتے جاتے اور دین پر جمے رہتے۔

پھر جب تعلیمات اسلامیہ کی تفصیلات نازل ہوئیں جن میں ہر گناہ سے بچنے کی تعلیم آئی : وَذَرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَه ، اِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ (الأنعام : ۱۲۰)

حسد بغض، کینہ عداوت، بخل کسل، عجب وکبر وغیرہ گناہوں سے بچنے کا حکم آیا، زنا چوری، غصب، شرب خمر، بہتان تراشی، غیبت، بدگمانی، بدنظری وغیرہ گناہوں کی حرمت آئی، اور وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ کا حکم آیا کہ کسی معروف میں نافرمانی مت کرو، یعنی ماموارت کو چھوڑنے کا گناہ بھی نہ کرو، تو ان تعلیمات نے صحابۂ کرام کو اور پاک صاف کردیا، یہ تزکیہ کا اعلیٰ درجہ تھا۔

دعاء ابراہیمی والی آیت میں تزکیہ کا یہ درجہ مراد لیا جائے تو تزکیہ کے تقدیم وتاخیر کا نکتہ بہت خوب ہوجائیگا کہ جہاں مقدم ہے وہاں پہلا درجہ اور جہاں مؤخر ہے وہاں دوسرا درجہ مراد ہے، علامہ آلوسیؒ آیت بقرہ (۱۵۱) كما أرسلنا فيكم الآیہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں : قدّم التزكيةَ على التعليمِ في هذه الآيةِ وأخرَها في دعوةِ ابراهيمَ لاختلافِ المرادِ بها في الموضعين ، ولكلٍّ مقامٍ مقالٌ. (روح المعانی ۱۹/۲)

اس سے معلوم ہوا کہ دونوں جگہوں میں تزکیہ سے مراد الگ الگ ہے اور ہر مقام کے لحاظ سے گفتگو ہوتی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مراد تزکیہ کا اعلیٰ درجہ تھا اسلئے اس کو مؤخر کیا، کیونکہ یہ درجہ تعلیم کتاب وحکمت سے مزین ہونے کے بعد ہی ہوسکتا ہے، اور بقیہ آیات میں تزکیہ کو مقدم فرمایا کیونکہ اس سے مراد شرک کی ناپاکی اور شک کی گندگی سے خالی ہونا ہے، اس کے بغیر علم کتاب وحکمت سے آراستگی نہیں ہوسکتی، کفر حجاب ہوگا، علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں: (وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ) صفةٌ الوصفة و أُخِرَت لأنّ تعليمَ الكتابِ و تفهيمَ ما انطوى عليه من الحكمةِ الالٰهيةِ والأسرارِالرّبانيّةِ انما يكون بعد التخلي عن دنس الشركِ و نجسِ الشّك بالاتباع و أما قبلَ ذلك فالكفر حجاب .

(روح ۲ / ۱۸)

پھر بعض اور اقوال بھی ذکر کرتے ہیں، اور اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے تو آخر میں فرماتے ہیں: و غايةُ ما

یُمکِن أن یُقال انّ التّعلیمَ باعتبارِ أنه یترتب علیه زوالُ الشّکّ وسائرِ الرذائل تزکیتُه ایاھم ، فھو باعتبار غایۃ و باعتبار مغیا کالرّمی و القتلِ فی قولِھم رماہ فقتلَہ فافھم۔

یعنی زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم سے چونکہ یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ شک اور تمام رذائل دور ہوجاتے ہیں اسلئے یہ تعلیم ان کے حق میں تزکیہ ہے، یہ دونوں غایت ومغیا کے لحاظ سے ایسے ہیں جیسے کہتے ہیں کہ اس کو تیر مارا تو قتل کردیا یعنی تیر مارنے سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہ مرگیا، اسی طرح یہاں ان کو علم کتاب وحکمت دیا تو تزکیہ ہوگیا۔ واللہ اعلم

اسی لئے آلوسیؒ نے آل عمران اور بقرہ (۱۵۱) کی تفسیر میں تزکیہ سے مراد شرک وشک کی نفی، یا اہل کتاب اور مشرکین کے عقائد سے پاک ہونے سے کی ، اور دعاء ابراہیمی والی آیت میں سب کو جمع کیا اور لکھا:

(ویُزَکّیھِم) ای یُطَھِّرُھم من أرجاس الشرکِ و أنجاس الشک و قاذوراتِ المعاصی۔

(روح ۱ / ۳۸۷)

یہاں قاذورات المعاصی بڑھا کر ہر طرح کی گندگی سے صفائی بیان کی، سبحان اللہ کیا عمدہ تفسیر ہے۔

و صلی الله علی النبی الامی و الحمد لله اولاً وآخراً

فضل الرحمٰن اعظمی

۱۵/ جمادی الاولی ۱۴۲۶ھ

۲۲/ جون ۲۰۰۵ء

# تالیفات ادارہ احیاء سنت

## فہرست کتب


| نمبر | کتاب | زبان | اردو | انگریزی |
|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | ہدیۃ الدراری (مقدمہ صحیح بخاری) | (اردو) | 25 | |
| ۲۔ | ہدیۃ الاحوذی (مقدمہ جامع الترمذی) | (اردو) | 15 | |
| ۳۔ | تنویر الحاوی فی تذکرۃ الامام الطحاوی | (اردو) | 12 | |
| ۴۔ | قومہ اور جلسہ میں اطمینان کا وجوب اوران دونوں میں اذکار کا ثبوت | (اردو، انگریزی) | 6 | 6 |
| ۵۔ | تعدیل ارکان لملا علی قاری | (عربی مع اردو ترجمہ) | 8 | |
| ۶۔ | عیدگاہ کی سنیت | (اردو، انگریزی) | 6 | 6 |
| ۷۔ | ڈاڑھی، مونچھ اور بال کے مسائل | (اردو، انگریزی) | 6 | 6 |
| ۸۔ | نماز کی حفاظت اور اسکی پابندی | (اردو، انگریزی) | 6 | 6 |
| ۹۔ | خطبات حجۃ الوداع | (اردو، انگریزی) | 6 | 6 |
| ۱۰۔ | صحیح اور مناسب تر مسافت قصر | (اردو) | 6 | |
| ۱۱۔ | شب براءت کی حقیقت مع ضمیمہ | (اردو، انگریزی) | 6 | 6 |
| ۱۲۔ | عمامہ، ٹوپی، کرتا | (اردو، انگریزی) | 6 | 6 |
| ۱۳۔ | محرم وعاشوراء، فضائل ومسائل | (اردو، انگریزی) | 6 | 6 |
| ۱۴۔ | اصلاح نفس اور تبلیغی جماعت | (انگریزی) | | 6 |
| ۱۵۔ | حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ اور جماعت تبلیغ | (اردو، انگریزی) | 20 | 20 |
| ۱۶۔ | معدل الصلوۃ للامام البرکوی | (عربی مع اردو ترجمہ) | 12 | |
| ۱۷۔ | تذکرہ صاحب ہدایہ | (اردو) | 7 | |
| ۱۸۔ | مقالات عربی | (عربی) | 8 | |
| ۱۹۔ | مقالات اردو | (اردو) | 10 | |
| ۲۰۔ | کیا تبلیغی کام ضروری ہے؟ | (اردو) | 8 | 8 |
| ۲۱۔ | گنجینۂ اشعار معرفت (اشعار وافادات مولانا فضل الرحمن مدظلہ) | (عربی اردو فارسی) | 2 | |
| ۲۲۔ | سوانح مولانا فضل الرحمن صاحب | (اردو) | 8 | 15 |
| ۲۳۔ | مقدمہ علم قراءات اور تذکرہ ائمہ قراءات | (اردو) | 12 | |
| ۲۴۔ | اعلاء السنۃ : غیر مقلدین کے رد میں (قاری حفیظ الرحمن اعظمیؒ) | (اردو) | 2 | |
| ۲۵۔ | تذکرہ امام ابن ماجہ وامام نسائی | | 8 | |
| ۲۶۔ | مقدمہ علم التفسیر وعلم الحدیث | | 8 | |
| ۲۷۔ | Preservation & Integrity of Hadith | | | 10 |



ادارہ احیاء سنت ۵ آزاد اوینیو آزادول ۱۷۵۰ ساؤتھ افریقہ سیل نمبر: 0826938924 فون وفیکس 011 413 2661